## سوال

میں جوان ہوں اور ایک لڑکی سے عقد نکاح کیا، اور عقد نکاح کے تھوڑی ہی دیر بعد دو دو گھنٹے سے بھی متجاوز نہیں بغیر کسی سبب کے ہی مجھے طلاق کی سوچ کا وسوسہ آنے لگا، اور اس وقت سے لیکر اب تک کلمہ "تو" اور تجھے طلاق " میری زبان پر بھاری ہوچکا ہے اور زبان سے خارج ہونا چاہتا ہے لیکن میں اسے طلاق نہیں دینا چاہتا، لیکن یہ چیز مجھ سے طاقتور ہو چکی ہے، میں محسوس کرتا ہوں کہ جو کلام کر رہا ہے وہ میں نہیں یہ علم میں رہے کہ میں اپنے آپ سے ہی بات کرتا رہتا ہوں لیکن آواز بلند نہیں ہوتی کہ سنی جائے، میں گاڑی میں تھا مجھے یاد نہیں کہ میں نے یہ الفاظ زبان سے نکالے ہیں یا نہیں نکالے؟ یہ بھی علم میں رہے کہ میرے خیال میں بھی طلاق نہ تھی کیونکہ میں اس لڑکی سے محبت کرتا ہوں، اور الحمد للہ اس سے عقد نکاح کیا ہے؛ تو پھر اسے بغیر کسی سبب کے طلاق کیوں دوں؟ ہمیشہ مجھے شیطان وسوسہ میں ڈالتا ہے کہ میں حرام کام کر رہا ہوں اور مجھے سینہ میں بوجھ سا محسوس ہوتا ہے!!

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

وسوسہ میں بمتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ طلاق کے الفاظ زبان سے بھی ادا کر دے، جب تک وہ طلاق کا قصد نہ کرے، کیونکہ جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے : وہ طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا، اور نہ ہی طلاق کے بارہ میں سوچتا ہے، اور پھر اس کا کوئی سبب بھی نہ طلاق دی جائے، بلکہ یہ تو شیطانی وسوسہ ہے

بعض اوقات یہ وسوسہ قوی و طاقتور ہو جاتا ہے حتی کہ اس شخص کو خیال آنے لگتا ہے کہ اس نے طلاق کے الفاظ کی ادائیگی کی ہے، بلکہ بعض اوقات الفاظ ادا کر بھی دیتا ہے، لیکن وہ اس میں معذور ہے؛ کیونکہ اس کی عقل پر غلبہ ہے، بالکل اس کی طرح جس کی عقل غصہ کی بنا پر ماؤف ہو، یا پھر وہ غلطی کرنے والا جو غلطی سے طلاق کے الفاظ بول دے

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے : باب ہے عقل پر پردہ ہونے اور جبر کی حالت میں اور نشہ کی حالت میں اور مجنون اور ان کے حکم کے بارہ میں، اور غلط اور بھول میں طلاق اور شرک کے متعلق "

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی"

اور امام شعبی رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں اور غلطی کر لیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا.

اور جو وسوسہ والے شخص سے جائز نہیں؛ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے فرمایا تھا جس نے اپنے آپ پر اقرار کیا تھا کہ :

"کیا تمہیں جنون ہے"

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"وسوسہ والے شخص کی طلاق جائز نہیں" انتہی مختصرا

فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی صراحت کی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، کہ وسوسہ والے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس پر کوئی چیز لازم آتی ہے

ابو قاسم العبدری کہتے ہیں :

" عیسی نے ایک شخص کے بارہ سنا کہ وہ وسوسہ کا شکار ہے اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے : میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، یا طلاق کی بات کر رہا ہے اور وہ طلاق نہیں چاہتا یا اسے شک ہو رہا ہے ؟

تو انہوں نے کہا :

اسے اس سے روکا جائے، اور اس پر کچھ نہیں .

اسی طرح المدونہ میں درج ہے :

" وسوسہ والے شخص کی طلاق لازم نہیں کی جائیگی، اور یہ وسوسہ ایسا ہے جس میں طلاق نہیں؛ کیونکہ یہ تو شیطان کی جانب سے ہے، اس لیے اس سے رکنا چاہیے، اور اس کی جانب التفات نہ کیا جائے؛ کیونکہ جب ایسا کیا جائے یعنی اس کی جانب التفات نہیں کیا جائے گا تو شیطان اس سے ناامید ہو جائیگا، تو یہ اس کے لیے ان شاء اللہ شیطان کے اس سے رکنے دور ہونے کا باعث اور سبب بنے گا" انتہی مختصر

ماخوذ از : التاج والاکلیل ( 86/4 ).

اور ابن نجیم حنفی کی البحر الرائق ( 15/5 ) اور علامہ ابن قیم کی اعلام الموقعین ( 49/4 ) کا بھی مطالعہ کریں

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" وسوسہ میں مبتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، حتی کہ اگر وہ اپنی زبان سے بھی طلاق کے الفاظ ادا کر دے جب یہ الفاظ قصد اور ارادہ سے نہ ہوں، کیونکہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص کی زبان پر بغیر کسی قصد اور ارادہ کے آتے ہیں، بلکہ وسوسہ کی قوت دافع نے قلت مانع کی بنا پر اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے، اور وہ اس پر مجبور کیا گیا ہے

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" عقل پر پردہ ہونے کی حالت میں طلاق نہیں "

اس لیے اگر وہ حقیقتا اور اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، یہ چیز اس کے ارادہ اور اختیار کے بغیر ہوئی اور وہ اس پر مجبور تھا اس لیے اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی

ماخوذ از : فتاوی اسلامیۃ ( 277/3 ).

حاصل یہ ہوا کہ آپ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی چاہے آپ نے اس کے الفاظ بھی بولے ہوں، الا یہ کہ اگر آپ نے اپنے الفاظ سے طلاق کا ارادہ و قصد کیا ہو، اور آپ کو اس وسوسہ کا علاج کرانا چاہیے، اس کا علاج یہ ہے کہ آپ کثرت سے اللہ کی اطاعت اور اس کا ذکر کریں، اور اس وسوسہ سے اعراض کریں، اور جو چیز اس وسوسہ کا باعث بنتی ہے اس کی

مخالفت کریں

مزید آپ سوال نمبر (62839) اور (105994 ) کے جواب کا مطالعہ کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شفایابی وعافیت سے نوازے اور شیطان کی چالوں کو آپ سے دور رکھے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

**127870**